سوال

(14)فضیلتِ شیخین

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس میں کہ یہ جو کتبِ عقائد مثل عقیدہ صابونیہ و عقیدہ واسطیہ و انتقاد رجیح وغیرہا میں مندرج ہے کہ افضل اس اُمت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، یہ امر شرعی ہے یا غیر شرعی ہے؟ بر تقدیرِ ثانی یہ کہنا جائز ہے یا نہیں کہ حضرت علی افضل ہیں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے اور عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے؟

سوال: 2۔ جس شخص کا یہ مقولہ ہو کہ اگر کوئی علی رضی اللہ عنہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے افضل کہے تو اس کو بھی سچا دین دار جانتا ہوں اور اس ترتیب کو کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں عمر رضی اللہ عنہ سے اور عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے اور عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے غیر شرعی جانتا ہوں، ایسا شخص کیسا ہے؟ مخالف عقیدہ سلف کے ہے یا موافق اور سلف اہلِ سنت و علماے محدثین کا اس میں کیا عقیدہ تھا؟

سوال: 3۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیوں لڑیں: آیا بوجہ خلافت کے یا بجہتِ طلب قاتلانِ عثمان رضی اللہ عنہ کے؟ بر تقدیرِ ثانی، اہلِ جمل کا قتال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بحکم یا رضا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تھا یا درمیان میں مفسدوں نے فساد ڈال دیا تھا؟ بر تقدیرِ ثانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اطلاق باغیہ کا کرنا اس وقت میں صحیح تھا یا صحیح نہیں تھا اور سلف کا اس میں کیا عقیدہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جو کتبِ عقاید میں مندرج ہے کہ افضل اس امت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ، پھر عثمان رضی اللہ عنہ، پھر علی رضی اللہ عنہ یہ امر شرعی ہے اور دلیل اس پر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ہے:

"قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنخیر أبا بکر رضی اللہ عنہ ثم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ثم عثمان بن عفان" [1] رواہ البخاري

[ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ میں بعض کو بعض پر فضیلت دیتے تھے، ہم کہتے تھے ابو بکر سب سے افضل ہیں، ان کے بعد عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم]

اور یہ حدیث حکماً مرفوع ہے، جیسا کہ علمِ اصول سے معمولی تعلق رکھنے والے پر بھی مخفی نہیں ہے۔ طبرانی[2] کی روایت میں ہے : "فیسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا ینکرہ"[3] یہاں سے صراحتاً تقریرِ نبوی سمجھی جاتی ہے۔

قائل مقولہ مذکورہ کا عقیدہ جمہور سلف و علماے محدثین کے مخالف ہے۔

جواب : جنگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بجہتِ طلب قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے تھی، مفسدوں نے درمیان میں فساد ڈال دیا تھا، اس لیے باغیہ کا اطلاق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر صحیح نہیں ہے، سلف کا اس بارے میں یہی عقیدہ ہے۔ والتفصیل إلی کتب العقائد۔ واللہ أعلم۔ کتبہ : محمد بشیر ۱۲۹۴ عفی عنہ۔ الجواب صحیح : کتبہ محمد بن عبد العزیز القاضی فی بھوپال۔ شیخ محمد عفی عنہ۔

جواب : فی الواقع افضل اس امت کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور یہ امر شرعی ہے اور اس پر ایک دلیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے :

"إن النبیّ صعد أحدا وأبو بکر وعمر، وعثمان رضی اللہ عنہم فرجف بھم، فقال : اثبت أحد! فإنما علیک نبی وصدیق وشھیدان"[4] (رواہ البخاري)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اُحد پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے تو پہاڑ کانپنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔''

وجہ دلالت اس حدیث کی اس امر پر یہ ہے کہ افضل ناس مطلقاً نبی ہوتے ہیں، پھر صدیق، پھر شہید، جیسا کہ آیت کریمہ ہے : فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ [النساء : ۶۹]

''یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے۔'' اس پر دال ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق ہیں اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما شہید۔

جواب : 2۔ ایسا شخص مخالف ہے عقیدہ سلف صالحین وائمہ محدثین و مجتہدین کے۔

جواب : 3۔ جنگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بوجہ طلب قصاص قاتلانِ حضرت عثمان سے تھی، مفسدوں نے بیچ میں فساد ڈال دیا تھا۔ اس لیے اطلاق باغیہ کا ان پر صحیح نہیں ہے، سلف صالحین کا اس میں یہی عقیدہ ہے۔

نمقہ محمد عبد اللہ غازی پوری (مدرس چشمہ رحمت) الجواب صحیح وخلافہ قبیح۔ العاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ بقلم خود۔

یہ جواب صحیح ہے۔ شریف حسین۔ یہ جواب صحیح ہے۔ غلام اکبر خاں

المجیب مصیب۔ تلطف حسین عفی عنہ أصاب من أجاب۔ محمد عبد الرحمن۔

الجواب صحیح۔ ابو نصر عبد اللہ فضل حسین مظفر پوری۔ عبد الرحیم۔

در المجیب فإنہ فیما قال مصیب۔ ابو محمد ابراہیم

نعم الجواب وھوالصواب۔ محمد ادریس   الجواب صحیح۔ محمد اسماعیل۔

اچھا جواب لکھا ہے۔ عبدالعزیز مظفر پوری۔ اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب۔ نظیر حسین آروی۔

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (۳۴۷۲)

[2] صحیح البخاري، رقم الحدیث (۳۴۵۵)

[3] "مجمع الزوائد'' (۹/۴۹) میں لکھا ہے:

"رواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط بنحوہ باختصار إلا أنہ قال:

"أبو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ثم استقر الناس فیبلغ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم فلا ینکرہ علینا"

وأبو یعلی بنحو الطبرانی فی الکبیر، ورجالہ وثقوا، وفیھم خلاف" انتھی۔

''طبرانی نے اوسط اور کبیر میں اس حدیث کو بیان کیا ہے:

''کہ صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں افضلیت میں حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا نام لیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس بات کا علم تھا، لیکن آپ نے منع نہیں کیا۔''

ابو یعلی نے بھی اسے بیان کیا ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے اور ان میں اختلاف بھی ہے۔'' (ابو سعید محمد شرف الدین۔ عفی عنہ)

[4] المعجم الکبیر (۱۲/۲۸۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 50

محدث فتویٰ